



سوال

(380) متعدد اسلامی جماعتیں اور ان کا اختلاف

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل ان اسلامی جماعتوں کے بارے میں بہت گفتگو ہوتی ہے 'جو دعوت الی اللہ کا کام کرتی ہیں کہ ہم ان میں سے کس جماعت کی پیروی کریں؟ ان جماعتوں کے اختلاف کے بارے میں ایک مسلمان کا موقف کیا ہونا چاہیے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس کے بارے میں میرا موقف یہ ہے کہ یہ ایک بہت دردناک اور افسوس ناک بات ہے۔ ڈر ہے کہ یہ اسلامی تحریک ختم ہی نہ ہو جائے اور اپنے اختلاف و انتشار کی وجہ سے مٹ ہی نہ جائے کیونکہ لوگ جب مختلف فرقوں میں بٹ جائیں تو پھر وہ اس طرح ہو جاتے ہیں 'جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَا تَبْرَأُوا فُتَنًا وَإِن تَبْرَأُوا فُتْنًا مِّن رَّبِّكُمْ ... ٤٦ ... سُوْرَةُ الْاِنْفَالِ

”اور آپس میں جھگڑانہ کرنا کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جات رہے گا۔“

یعنی جب لوگ فرقہ بندیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور آپس میں جھگڑنے لگتے ہیں 'تو وہ بزدل ہو جاتے ہیں 'غائب و خاسر ہو جاتے ہیں 'ان کا اقبال ختم ہو جاتا ہے اور ان کا کوئی وزن باقی نہیں رہتا۔ دشمنان اسلام اس انتشار اور خلفشار سے خوش ہوتے ہیں اور اختلافات کی ہوا کو بھڑکاتے ہیں 'ایک دوسرے کے پاس آکر ان کے خلاف باتیں کرتے 'مسلمان بھائیوں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے داعیوں میں عداوت اور بعض پیدا کرتے ہیں۔

ہم پر واجب ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ 'اس کے رسول اور اس کے دین کے ان دشمنوں کی چالوں کو ناکام و نامراد بنا دیں اور امت واحدہ بن جائیں، ہم ایک دوسرے سے مل جل کر رہیں 'ایک دوسرے سے استفادہ کریں۔ اپنے آپ کو داعی کے طور پر پیش کریں۔ اس کے لیے طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر شہر کے زعماء جن کا اپنے بھائیوں میں اثر و رسوخ ہو 'صورت حال کا جائزہ لیں اور بالاتفاق اہل ایسا لائحہ عمل تشکیل دیں 'جو سب کے لیے قابل قبول ہو۔ دعوت الی اللہ کا اندازہ اور اسلوب مختلف بھی ہو تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ اس بات کی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ ہم نے کیا اسلوب اختیار کیا ہے۔ بلکہ اہمیت تو اس بات کی ہے کہ ہم سب بھائی بھائی بن کر حق پر جمع ہو جائیں اور یکجہر مہر و فابن جائیں۔

سائل نے جو یہ پوچھا ہے کہ ان جماعتوں اور گروہوں میں سے لہجھا کون ہے؟ تو اس کے جواب میں اگر میں یہ کہوں کہ فلاں جماعت یا فلاں گروہ افضل ہے 'تو یہ تو گویا اس فرقہ بندی کو



سليم کرنے والی بات ہوئی حالانکہ میں اسے تسليم نہیں کرات۔ میری رائے میں واجب یہ ہے کہ ہم اپنے اس معاملہ کا صدق اور اللہ عزوجل اس کی کتاب اس کے رسول، مسلمان حکمران اور مسلمان عوام کے لیے اخلاص کے ساتھ جائزہ لیں اور آپس میں ایک ہی جسم کے مانند ہو جائیں کیونکہ الحمد للہ! حق بالکل واضح ہے۔ حق صرف اسی سے مخفی رہ سکتا ہے جو منکر ہو یا منتکبر اور جو شخص حق کے آگے سر تسليم خم کرنے والا ہو تو اسے بلاشک و شبہ حق کی توفیق مل ہی جاتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 302

محدث فتویٰ